

# وقت کی قدر و قیمت

مع

وقت ضائع کرنے والے چند امور کی نشاندہی

21-February-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا  
سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)





## بیان سننے کی بیعتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے بیعتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور اُلٹھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰهَ، تُؤَيِّوْا اِلَی اللّٰهِ وغیرہ سن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَہَہ اور اِنْفِرَادِی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰهُ عَلَی مُحَمَّدٍ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی 826 صفحات پر مُشْتَبِلِہ کتاب ”تَوْتُ الْقُلُوْبِ“ کے صفحہ نمبر 474 سے ایک سبق آموز حکایت سنئے اور اس سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں کی مہکتی خوشبو سے اپنے دل کے مدنی گلہ سے کو بھی سجانے کی کوشش کیجئے۔ چنانچہ

## غفلت کی نیند اور زندگی کی بربادی

کسی (نادان شخص) نے ایک حکیم سے کہا: میرے سامنے کسی ایسی چیز کی خوبیاں بیان کیجئے جس کے اِسْتِعْمَال سے میں دن کے وقت بھی سوتا رہوں۔ حکیم نے کہا: اے فلاں! تُو کَتَا کَم عَقْل ہے! تیری عُمر کا آدھا حصّہ تو پہلے ہی (رات کو غفلت میں) سوتے ہوئے گزر رہا ہے، حالانکہ نیند مَوْتُ کا دوسرا نام ہے، اب تُو اپنی عُمر کے (4 حصوں میں سے) تین چوتھائی (3/4) حصّے کو مزید نیند کی نذر کرنا چاہتا ہے اور صرف ایک

چوتھائی (1/4) حصے کی زندگی؟ تو اُس بندے نے پوچھا: وہ کیسے؟ اُس حکیم نے بتایا: مثلاً تیری عمر 40 سال ہو تو آدھی عمر 20 سال ہوگی اور تو اسے بھی مزید 10 سال بنانا چاہتا ہے (یعنی جب دن کو بھی مزید سویا رہے گا تو مزید 10 سال کم ہو جائیں گے اور تیرے پاس آخرت میں کام آنے والے اعمال جمع کرنے کے لیے صرف 10 سال ہی باقی بچیں گے، لہذا زیادہ سونے کی خواہش کو دل سے نکال دے۔) (قُوْتُ الْقُلُوبِ، فصل ۲۷، ۲۷/۱، ملخصاً)

### صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلِّ اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پساری پساری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ اس عقلمند شخص نے زیادہ سونے کی آرزو رکھنے والے شخص کی کیسے اچھے انداز میں اصلاح فرمائی اور اُسے فَلَہِ اٰخِرَتِ کَا کِیْسَا مَدَنِی ذِہْنِ دِیْنِہِ کی کوشش کی، بیان کردہ واقعے میں بالخصوص اُن اسلامی بہنو کے لئے عبرت کا سامان موجود ہے جن کا اکثر وقت صرف سونے میں یا بیماروں کی طرح بستر پر پڑے رہنے میں ہی گزر جاتا ہے، ایسی اسلامی بہنوں کو نہ تو نمازوں کا ہوش ہوتا ہے اور نہ ہی دیگر حقوق کی پروا۔ یاد رکھئے! بلاوجہ زیادہ سونا ایک ایسی بُری عادت ہے جو وقت کی شدید بربادی کے ساتھ ساتھ دنیا و آخرت میں ذلت و رُسوائی کا باعث ہے، چنانچہ ہماری شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِزْشَاد فرمایا: حضرت سَیِّدُنَا سَلِیْمَانَ بنِ دَاوُد عَلَیْہِ السَّلَام سے اُن کی وَالِدَہٗ مَاجِدَہ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہَا نے فرمایا: اے میرے بیٹے! رات کو زیادہ دیر نہ سونا کیونکہ رات کو زیادہ سونا انسان کو قیامت کے دن فقیر بنا

دے گا۔ (ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوات، باب ماجاء فی قیام اللیل، ۱۲۵/۲، حدیث، ۱۳۳۲)

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”جنتی زیور“ کے صفحہ نمبر 125 پر لکھا ہے: تمام بزرگوں نے یہ فرمایا ہے: تین (3) عادتوں کو لازم پکڑو۔ کم بولنا، کم سونا، کم کھانا کیونکہ زیادہ بولنا، زیادہ سونا، زیادہ کھانا، یہ عادتیں بہت ہی خراب ہیں اور ان عادتوں کی وجہ سے انسان دُنِیَا میں

نقصان اٹھاتا ہے۔ (جنتی زیور، ص ۱۲۵)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلَی مُحَمَّد

پساری پساری اسلامی بہنو! وقت اللہ پاک کی ایک ایسی نعمت ہے جو ہر انسان کو برابر ملتی ہے۔ ایسا نہیں کہ غریب کے لئے دن رات میں چوبیس (24) گھنٹے ہیں تو امیر کے لیے ستائیس (27) بلکہ اللہ پاک نے ہر ایک کو دن رات کی صورت میں چوبیس (24) گھنٹے ہی عطا فرمائے ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کون ان اوقات کی قدر کرتی ہے اور کون برباد کرتی ہے؟ کیونکہ عنقریب اس فانی زندگی کے سفر کا اختتام ہونے ہی والا ہے، جیسا کہ

## ابنِ اَدَمَ کَا طَھْکَانَ

حضرت سیدنا امام حسن بصری رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ فرمایا کرتے تھے: اے ابنِ اَدَمَ! تو مختلف مرحلوں کا مجموعہ ہے، جب بھی تیرے پاس سے دن یارات گزرتے ہیں تو تیرا ایک مرحلہ ختم ہو جاتا ہے اور جب تیرے تمام مراحل ختم ہو جائیں گے تو تو اپنی منزل یعنی جنت یا جہنم تک پہنچ جائے گا۔

(قوت القلوب، الفصل الثامن ولعشرون، ج ۱، ص ۱۸۷)

پساری پساری اسلامی بہنو! وقت کی قدر سے کیا مراد ہے؟ وقت کی قدر کیسے کی جائے؟ آئیے! اس کو قرآن کریم کی اس آیت مبارکہ سے سمجھنے کی کوشش کرتی ہیں، چنانچہ پارہ 30 سُورَةُ الْعَصْرِ کی آیت نمبر 1 تا 3 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَالْعَصْرِ ۝۱ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝۲ اِلَّا  
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوٰصَوْا  
ترجمہ کنز العرفان: زمانے کی قسم۔ بیشک آدمی ضرور خسارے میں ہے۔ مگر جو ایمان لائے اور انہوں نے

بِالْحَقِّ ۗ وَتَوَاصُوا بِالصَّبْرِ ۗ  
 اچھے کام کئے اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی اور  
 ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی۔ (پ: ۳۰، العصر: ۳۱)

حکیم الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: (انسان) اپنی اَصْل پُوْنَجِي  
 (یعنی) عُمر کو، کفر، گناہ، غفلت، دُنیا طلبی، کھیل کود میں بَر بَاد کر رہا ہے، اسے آخِر ت (کو بہتر) بنانے کا ذَرِيعَة  
 نہیں بناتا، انسان تاجر ہے، زَنَدگی اُس کی دُکان اور اَعْمَال دُکان کے سودے ہیں، اگر (اَعْمَال) اچھے ہیں تو  
 اُن کا خریدار خُد اِپاک ہے اور جَنّت اُن کی قیمت، اگر بُرے ہیں تو شَيْطَان خریدار ہے اور دَوْرَخ اُن کی  
 قیمت، جیسا سودا ویسے خریدار۔ (تفسیر نور العرفان، پ: ۳۰، العصر، تحت الآیہ: ۲، ص ۹۹۳)

## عُمر اور بَرَف میں مُشَابَهَت

اِمَام فَخْر الدِّين رَا زِي رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ایک بزرگ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا یہ قَوْل نُقْل فرماتے ہیں کہ میں نے  
 سُورَة عَصَا کا مفہوم ایک بَرَف بیچنے والے سے سمجھا جو بازار میں یہ آوازیں لگا رہا تھا: اُس شخص پر رَحْم کرو  
 جس کا سرمایہ گھلتا جا رہا ہے۔ اُس شخص پر رَحْم کرو جس کا سرمایہ گھلتا جا رہا ہے۔ اُس کی یہ بات سُن کر میں  
 نے کہا: یہ ہے ”اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۗ“ (ترجمہ کنز العرفان: بیشک آدمی ضرور خسارے میں ہے۔) کا مطلب  
 ۔ (مزید فرماتے ہیں:) لہذا جس کی عُمر بے کار گزر رہی ہے تو ایسا شخص نُقْصَان اُٹھانے والوں میں سے  
 ہو گا۔ (تفسیر کبیر، پ: ۳۰، العصر، تحت الآیہ ۱، الجزء الثانی والثلاثون، ۱۱/۲۷۸)

صَلُّوا عَلَي الْحَبِيْب! صَلَّ اللهُ عَلَي مُحَمَّد

پساری پساری اسلامی! سنو! آپ نے سنا کہ ہماری زَنَدگی بلکہ زَنَدگی کا ہر ہر لَحْظہ کتنا قیمتی ہے  
 اور زَنَدگی کا یہ مُخْتَصِر سَفَر کس تیزی کے ساتھ کُٹ رہا ہے، لہذا عقلمند وہی ہے کہ جو اس فانی دنیا کے دھوکے

میں مُہْتَلَا نہ ہو، سونے اور جواہرات سے زیادہ قیمتی لَمَحَات کی قَدْر کرے، تَفْوِی و پَرہیز گاری اپنائے، اپنی زندگی کو فُضُولیات اور دُنْیوی عَیْش و عشرت میں نہ گنوائے، جن کاموں کے کرنے کا شریعت نے تَحْلَم فرمایا ہے، انہیں بجالانے میں ہرگز ہرگز سستی کا مظاہرہ نہ کرے، بِالْفَرَضِ نَفْسِ سُسْتی دِلائے تَوْنَفْسِ کو حُوب حُوب ڈانٹنے کی عادت بنائے اور جن کاموں سے رُکنے کا شریعت نے تَحْلَم فرمایا ہے ان سے رُکنے میں ”اگر مگر“ ”چونکہ چنانچہ“ سے کام لینے کے بجائے ایک لمحے کی بھی دیر نہ کرے، کیونکہ اگر ہم ایک دن ختم ہو جانے والی دُنْیا کی رَنگینیوں میں ہی کھوئی رہیں، صرف اور صرف دُنْیوی مُسْتَقْبَل کو سَنُوارنے میں ہی ہمارے قیمتی لمحات غفلت کی نذر ہو گئے اور مَوْت کا فرِشْتہ آ پہنچا تو اللہ پاک کی قسم! ایک بار سُبْحٰنَ اللّٰہ کہنے کی بھی مَہْلَت نہیں دی جائے گی۔ آئیے! اس ضَمْن میں ایک عبرت آموز حِکَايَت سنتی ہیں، چنانچہ

## مال تقسیم کرنے کی بھی مہلت نہ ملی

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”کُتُبُ الْاِحْيَاءِ تَرْجَمہ بنام اِحْيَاءِ الْعُلُومِ کا خُلَاصَہ“ صفحہ نمبر 389 پر لکھا ہے: حضرت سَیِّدُنَا أَبُو بَكْرٍ بن عَبْدِ اللّٰہِ مُزَنِّي رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: بَنِي اِسْمَاعِیْل میں سے ایک شخص نے مال جمع کیا۔ جب اُس کی مَوْت کا وَقْتُ قَرِیْب آیا تو بیٹوں سے کہنے لگا: مجھے میرے مُخْتَلِفِ اَمْوَالِ دِکھاؤ، اُس کے پاس بہت سے گھوڑے، اُونٹ اور غُلام لائے گئے۔ جب اُس نے اُن کی طرف دیکھا تو افسوس کرتے ہوئے رونے لگا۔ مَلِكُ الْمَوْتِ (حضرت سَیِّدُنَا عَزْرَائِیلُ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُسے روتے ہوئے دیکھا تو کہا: کیوں رورہے ہو؟ اُس ذات کی قسم! جس نے تجھے یہ سب کچھ دیا ہے! جب تک میں تیری رُوح اور بَدَن کو ایک دوسرے سے جُدا نہ کر دوں، یہاں سے نہیں جاؤں

گا۔ اُس نے کہا: مجھے کچھ مُہلت دیجئے تاکہ میں اس مال کو تقسیم کر دوں۔ فرشتے نے کہا: اب تجھے مُہلت نہیں ملے گی، تُو نے یہ کام اپنی مَوْت کے آنے سے پہلے کیوں نہ کیا، چنانچہ (پھر) مَمْلُکُ الْبَوْتِ (حضرت سَیِّدُنا عِزْرَائِیلِ) عَلَیْهِ السَّلَامُ نے اُس کی رُوح نکال لی۔

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلَی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! مال وہی بُرا ہے جس کے حَقُوقِ وَاِجِبَہ مثلاً زکوٰۃ، فطرہ وغیرہ ادا نہ کئے جائیں، مال وہی بُرا ہے جو ہمیں شرعی احکام پر عمل کرنے، مَوْت، قَبْر و حَشْر کے مُعَامَلَات، اچھے اعمال و اچھی صُحْبَت سے غافل کر دے۔ لہذا وَقْتُ کِی اَہْبِیَّتِ کو سمجھنے کی کوشش کیجئے اور جتنی ضرورت ہو اتنا ہی رِزْقِ حلال جمع کیجئے کیونکہ زندگی بار بار نہیں ملتی، اُنْ اَحَادِیْث و رِوَایَات کو بھی ذہن نشین رکھئے جن میں وَقْتُ کِی اَہْبِیَّتِ کے بارے میں رہنمائی کی گئی ہے۔ آئیے! بطورِ تَرْغِیْب وَتَنْذِیْرِ اَہْبِیَّتِ پر 3 فرمیں مُصَطَفَی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنٹی ہیں:

1. ارشاد فرمایا: دو نعمتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں بہت سے لوگ دھوکے میں ہیں: (1) صَحْت اور (2) فُرْصَت۔ (بخاری، کتاب الرقاق، باب ماجاء فی الرقاق... الخ: ۲۲۲/۴، حدیث: ۶۴۱۲)
2. ارشاد فرمایا: پانچ (5) چیزوں کو پانچ (5) چیزوں سے پہلے غَنِیْمَتِ جَانُو: (1) جَوَانِی کو بڑھاپے سے پہلے، (2) صَحْت کو بیماری سے پہلے، (3) مَالِ ذَرَارِی کو محتاجی سے پہلے، (4) فُرْصَت کو مَشْغُوْلِیَّت سے پہلے اور (5) زَنْدِغِی کو مَوْت سے پہلے۔ (مسندِ رِک، کتاب الرقاق، ۴۳۵/۵، حدیث: ۷۹۱۶)
3. ارشاد فرمایا: روزانہ صُحْح جب سُورج طُلُوْع ہوتا ہے تو اُس وَقْتُ ”وِن“ یہ اِیْلَان کرتا ہے: اگر آج کوئی اچھا کام کرنا ہے تو کر لو، آج کے بعد میں کبھی پَلٹ کر نہیں آؤں گا۔ (شُعَبُ الْاِیْمَان، باب فی الصیام، ماجاء فی

لِیْلَةِ النِّصْفِ مِنَ الشَّعْبَانِ، ۳۸۶/۳، حدیث: ۳۸۴۰، ملخصاً)

پساری پساری اسلامی بہنو! بیان کردہ احادیث مبارکہ سن کر خصوصاً اُن اسلامی بہنوں کو خوابِ غفلت سے بیدار ہو جانا چاہئے جو فضول بیٹھکوں، مخلوط تفریح گاہوں (یعنی ایسی تفریح گاہیں جہاں غیر مرد اور غیر عورتیں جمع ہوتے ہوں، خوب بے پردگی کے ذریعے گناہوں کا بازار گرم ہوتا ہے)، اخبارات کا مطالعہ کرنے، بار بار آئینہ دیکھنے، فلمیں ڈرامے یا موسیقی سے بھرپور پروگرام دیکھنے سننے، ٹنگی و سیاسی حالات اور میچوں پر تبصرے کرنے، میچ دیکھنے یا ان کی تفصیلات سننے، موبائل یا کمپیوٹر پر گیمز کھیلنے، نائٹ پیسجز کے ذریعے نامحرموں سے فون پر باتیں کرنے اور سوشل میڈیا (Social Media) کا فضول یا گناہ بھرا استعمال کرنے میں وقت کی نعمت کو برباد کرتی اور گویا دنیا و آخرت میں حسرت و شرمندگی کا سامان کرتی ہیں، حالانکہ اگر یہی وقت نماز، روزوں، زکوٰۃ و زکوٰۃ، تلاوت، حمد و نعت، والدین کی خدمت، نیکی کی دعوت، قبر و آخرت کے معاملات کی تیاری، اولاد کی تربیت اور علمِ دین حاصل کرنے جیسے نیک کاموں میں گزرتا تو یقیناً دنیا و آخرت میں اس کی برکتیں نصیب ہوتیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلَی مُحَمَّد

پساری پساری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! وقتِ اللہ پاک کی ایک عظیم الشان نعمت ہے، بروزِ قیامت جس طرح بندوں سے مختلف نعمتوں کے بارے میں سوال ہو گا، اسی طرح وقت کے بارے میں بھی پوچھا جائے گا اور یہ بھی پوچھا جائے گا کہ عمر کن کاموں میں گزاری، چنانچہ پارہ 30 سورۃ التکاثر کی آیت نمبر 8 میں اللہ پاک کا فرمانِ عالیشان ہے:

ثُمَّ لَسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ۝۸  
ترجمہ کنز العرفان: پھر بیشک ضرور اس دن تم سے نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ (پ ۳۰، التکاثر: ۸)

حضرت علامہ مولانا سید مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اس آیتِ مقدّسہ کے تحت

فرماتے ہیں: (وہ نعمتیں) جو اللہ پاک نے تمہیں عطا فرمائی تھیں (مثلاً) صحت و فراغ (فُرصت) و اَمْن و عیش و مال و غیرہ، جن سے دنیا میں لذتیں اُٹھاتے تھے۔ پوچھا جائے گا: یہ چیزیں کس کام میں خرچ کیں، ان کا کیا شکر ادا کیا؟ اور تَرَكَ شُكْرُ (یعنی ناشکری) پر عذاب کیا جائے گا۔

### صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّد

پساری پساری اسلامی بہنو! لفظ ”وقت“ میں یوں تو تین (3) حُرُوف ہیں، مگر در حقیقت یہ بہت قیمتی چیز ہے، وقت کونہ کوئی خرید سکتا ہے اور نہ ہی اسے جمع کیا جاسکتا ہے، یہ ایک ایسا مسافر ہے جو مُسَدَّسِل اپنا سفر جاری رکھے ہوئے ہے، جو کہیں پڑاؤ نہیں ڈالتا اور تمام لوگوں سے بے پروا ہو کر اپنی مَنَزِلِ مَقْصُود کی جانب گامزن رہتا ہے، قوموں کے عروج و زوال میں وقت کا کردار بہت اہم رہا ہے، جو قومیں وقت کی قدر کرتی ہیں اور اپنے صبح و شام کو وقت کا پابند بنا لیتی ہیں تو ترقی خود آگے بڑھ کر ان کا استقبال کرتی ہے، جبکہ جو قومیں وقت کو بیکار سمجھ کر یوں ہی گنوا دیتی ہیں تو ایسی قومیں غلامی کی زندگی بسر کرتی ہیں، وقت کی بربادی انہیں ذلت و رُسوائی کے گڑھے میں اس طریقے سے دھکیل دیتی ہے کہ ان کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہتا، وقت کے معاملے میں اگر ہم اپنی زندگی اور اللہ پاک کے نیک بندوں اور بندیوں کی زندگیوں کا تقابل کریں تو ہمارے اور ان کے اندازِ زندگی میں واضح فرق دیکھ کر شاید ہم افسوس و شرمندگی کے سمندر میں ڈوب جائیں، یہ حضرات ٹائم پاس (Time pass) کرنے کے عادی نہ تھے بلکہ ان کے ذہن و دماغ میں وقت کی قدر کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی، موت کے وقت انسان پر جو گزرتی ہے، اس کو مرنے والا ہی جانتا ہے مگر اللہ والے اور والیاں اس نازک گھڑی میں بھی وقت کی اہمیت سے غافل نہیں ہوتے بلکہ وہ آخری لمحات بھی نیکیوں میں گزارتے ہیں۔ آئیے! اس ضمن میں ایک ایمان آفروز حکایت سنئے اور وقت کی قدر و قیمت کو سمجھنے کی کوشش کیجئے، چنانچہ

## ابھی وقت ہے:

حضرت سیدنا احمد بن محمد بن زیاد رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ سے منقول ہے: میں نے حضرت سیدنا ابو بکر عَظْمَاءِ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جب حضرت سیدنا ابو قاسم جُنَيْدِ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا اِسْتِقَالَ ہو تو میں اور میرے کچھ دوست وہاں مَوْجُود تھے، ہم نے دیکھا کہ اِسْتِقَالَ سے کچھ دیر قَبْل کمزوری کی وجہ سے آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے دونوں پاؤں سُوجے ہوئے تھے۔ جب رُكُوع و سُجُود کرتے تو ایک پاؤں موڑ لیتے جس کی وجہ سے بہت تکلیف اور پریشانی ہوتی۔ دوستوں نے یہ حالت دیکھی تو کہا: اے اَبُو قَاسِمِ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ! یہ کیا ہے؟ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے پاؤں سُوجے ہوئے کیوں ہیں؟ فرمایا: اَللّٰهُ اَكْبَرُ یہ تو نعمت ہے۔ حضرت سیدنا اَبُو مُحَمَّدٍ حَرِيْرِي رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے کہا: اے اَبُو قَاسِمِ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ! اگر آپ لیٹ جائیں تو کیا حَرَج ہے؟ فرمایا: ابھی وَقْتُ ہے جس میں کچھ نیکیاں کر لی جائیں، اس کے بعد کہاں موقع ملے گا۔ پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا اور آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا وصال ہو گیا۔ یہ بھی منقول ہے کہ جب آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ سے کہا گیا: حُضُور! اپنی جان پر کچھ نَزْمی کیجئے، تو فرمایا: اب میرا نَمَّہٗ اَعْمَالِ بِنْدِ کیا جا رہا ہے، اس وَقْتُ نیک اَعْمَالِ کا مجھ سے زیادہ کون حاجت مند ہو گا۔

(عیون الحکایات، الحکایة السابعة والستون بعد المائتين، ص ۲۵۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللهُ عَلَي مُحَمَّدٍ

پساری پساری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! عقلمندی یہ ہے کہ نہ تو خود اپنا وَقْتُ ضائع کیا جائے اور نہ ہی دُوسروں کا وَقْتُ بَرِّباد کیا جائے اپنے وَقْتُ کی قَدْر کرنا، اپنے کام سے کام رکھنا، وَقْتُ کو اچھے اچھے کاموں میں صرف کرنا اور دُوسروں کو اس کی ترغیب دِلانا، نائم پاس کرنے کی سوچ رکھنے والیوں کی

اصلاح کرنا اور فضول بات نکل جانے کی صورت میں فکرِ مدینہ کرتے ہوئے اپنا احتساب کرنے کا ذہن ہونا چاہئے۔ ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِينَ کا اس بارے میں زبردست مدنی ذہن بنا ہوا تھا۔ آئیے! ترغیب کے لئے 2 ایمانِ افروز واقعات سنتی ہیں اور نصیحت کے مدنی پھول چنتی ہیں، چنانچہ

## (1) تائبم پاس کرنے والے کی اصلاح

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”احیاء العلوم“ جلد 2 صفحہ نمبر 829 پر لکھا ہے: حضرت سیدنا ابو علی فضیل بن عیاض رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ مسجدِ حرام میں اکیلے تشریف فرما تھے، ایک دوست آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے پاس آیا، آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے اُن سے آنے کا سبب دریافت کیا، انہوں نے کہا: اے ابو علی! میں آپ کے پاس دل بہلانے کے لئے آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اللہ پاک کی قسم! یہ تو گھبراہٹ دلانے والا کام ہے! تم یہی چاہتے ہو کہ تم میرے لئے اپنا کلام خوبصورت کرو، میں تمہارے لئے اپنا کلام آراستہ کروں، تم میرے لئے جھوٹ بولو اور میں تمہارے لئے جھوٹ بولوں؟ (لہذا بہتری اسی میں ہے کہ) یا تو تم میرے پاس سے چلے جاؤ یا میں تمہارے پاس سے چلا جاتا ہوں۔ (احیاء العلوم، 2/284 ملخصاً)

## (2) فضول سوال کے کفارے میں ایک سال کے روزے رکھے

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”میںہاج العابدین“ صفحہ نمبر 173 پر لکھا ہے: حضرت سیدنا حسان بن سنان تابعی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ایک بلند و بالا مکان کے پاس سے گزرے تو اُس کے مالک سے پوچھا: یہ بالا خانے بنائے تمہیں کتنا عرصہ گزرا ہے؟ یہ سوال کرنے کے بعد آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ دل میں سخت شرمندہ ہوئے اور اپنے نفس سے مخاطب ہو کر یوں فرمایا: اے اترانے والے نفس! تو

فُضُولِ وَبِ مَقْصَدِ سُؤَالَاتٍ مِیْنِ قِیْمَتِی وَوَقْتِ كُضَالِحِ كَرْتَاہِ۔ پھر اس فُضُولِ سُؤَالَ كِ كَقَّارِے مِیْنِ آپِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ نِے اِیْكِ سَالِ كِ رُوزِے رَكْھِے۔

(منہاج العابدین، الباب الثالث، الفصل الثالث، ص ۶۵)

## امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ اور وقت کی قدر

پساری پساری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنِ كَا وَوَقْتِ كَسِ قَدْرِ اَحْتِیَاظِ وَاَلِے اَنْدَازِ مِیْنِ كُزْرْتَاہِ، اِگْر اُنْ كَا كُؤُیْ دُوسْتِ صَرْفِ اِسْ لَئِے آتَا كِ تھوڑا دل بہل جَاے اور کچھ ٹائم پاس ہو جائے تو یہ حضرات اُسے وَوَقْتِ كِ اَھْبِیْتِ پْر مَدَنی پھول عطا فرماتے اور وَوَقْتِ كِ بَر بادی كِ نَقْصاناتِ بْتَا كْر اُسْ كِ اِصْلَاحِ فرماتے۔ آج كِ اِسْ نَازِكِ دُورِ مِیْنِ شِیْخِ طَرِیْقَتِ، اَمِیْرِ اَھْلِ سُنْتِ دَامَتْ بَرَكَاتُھُمْ اَلْعَالِیْہِمْ بُزْر كَانِ دِیْنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنِ كِ یَا دِ تَا زَاہِ كَرْنِے وَاَلِیْ وَہِ عَظِیْمِ ہستی ہیں جن كا ہر عمل ہمارے لَئِے لائقِ عملِ ہے، آپِ دَامَتْ بَرَكَاتُھُمْ اَلْعَالِیْہِمْ نِے اِپْنِے وَوَقْتِ كِ اِیْكِ بَھْتَرِیْنِ اَنْدَازِ مِیْنِ تَقْسِیْمِ كِیَا ہوا ہے، چنانچہ نماز، اُور اَدُ وُظَا اَفْ، مَدَنی نِزَا كَرِے، مَطَّلَعِہِ، نَفْلِ رُوزِے، نُوا فِلِ كِ اِدَا یِگِیْ، مَدَنی مَشُورِے، سَحْرِیْ وَا فِطَارِے، اِپْنِے مریدوں، طالبِ ہونے والوں اور علما و عوام سے ملاقات، حَرِیْضُوں كِ عِیَا دَتِ، مَرْ حُومِیْنِ كِ رِشْتِے داروں سے تعزیت، مَدَنی كاموں كِ تَرْقِیْ پْر ذَمِہِ دارانِ دَعْوَتِ اِسلامِی كِ حُوصَلِہِ اَفْزَا ئِیْ كِ مَدَنی پھول، اَھْلِ خانہ كِ ضَرْورَتِ، اِپْنِیْ اَوْلَادِ كِ مَدَنی تَرْبِیْتِ كِ سَا تْھِ سَا تْھِ نُوا سُوں، نُوا سِیْوں، پُوتُوں اور پُوتِیوں كِ مَدَنی تَرْبِیْتِ، تَحْرِیْرِیْ كامِ، آرا مِ اور زَنْدِگِیْ كِ بے شُمارِ مَعْمُولاتِ كِ مُخْتَلِفِ اُوقَاتِ مِیْنِ تَقْسِیْمِ كَر كِے اِسْتِغْمَامَتِ سے اس پْر عملِ وَوَقْتِ كِ قَدْرِ كَرْنِے كا مُنْہِ بُولْتَا شُبُوتِ ہے۔ آپِ دَامَتْ بَرَكَاتُھُمْ اَلْعَالِیْہِمْ كِ دِیْنِ وَ تَنْظِیْمِ كا مِیَا ہِیوں كِ بَھْتَرِیْنِ مِثَالِ دُنِیَا بَھْرِ مِیْنِ عَا شِقَانِ رِسُولِ كِ مَدَنی تَحْرِیْكِ دَعْوَتِ اِسلامِی كا مَدَنی پِیغام

کم و بیش 107 شعبہ جات کے قیام کے ساتھ ساتھ ”کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، مغیبت کی تباہ کاریاں، نیکی کی دعوت، وسائلِ بخشش، بارہ (12) رسائل کا مجموعہ ”نماز کے احکام، اسلامی بہنوں کی نماز، فیضانِ سنت جلد اول اور دوم، پردے کے بارے میں سوال جواب“ اور فقہی مسائل، قبر و آخرت، طب اور دیگر کئی موضوعات پر سینکڑوں مدنی مذاکرے اور ہزارہا صفحات پر مُشتَبِل تحریری مواد بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مسلمانوں کے دل و دماغ میں وقت کی اہمیت کا احساس بیدار کرنے اور ان کے دل و دماغ میں بزرگوں کی مدنی سوچ مُنتَقِل کرنے کے لئے قرآنی آیات، احادیثِ مُبارکہ، اقوالِ بزرگانِ دین اور نصیحت سے بھرپور مدنی پھولوں سے آراستہ ”انمول ہیرے“ نامی ایک رسالہ بھی تحریر فرمایا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجلسِ تراجم کی طرف سے اس رسالے کا مختلف زبانوں میں ترجمہ بھی ہو چکا ہے، ان میں عربی، انگلش، ہندی، گجراتی اور سندھی وغیرہ شامل ہیں۔ یہ رسالہ مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ہدیّۃً تَلَب فرما کر خود بھی مُطالَعہ کیجئے اور دوسری اسلامی بہنوں کو بھی تَحْفَہً پیش کیجئے۔

اللہ پاک کی رحمت سے امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے وقت کی قدر کی اور پھر عاشقانِ رسول کی مدنی تحریکِ دعوتِ اسلامی کو وہ عظیم مقبولیت ملی کہ دُنیا بھر میں دعوتِ اسلامی کی نیک نامی کے ڈنکے بجنے لگے، اس تحریک کے دینی کاموں کا اعتراف اور حوصلہ افزائی نہ صرف عوام نے کی بلکہ علمائے کرام بھی اس کے دینی کاموں کی تعریفیں فرماتے اور اپنی دعاؤں سے نوازتے ہیں۔ اے کاش! امیر اہلسنت کے صدقے ہمیں بھی دین کی خدمت کا جذبہ نصیب ہو جائے اور ہم بھی ذیلی حلقے کے 8 مدنی کاموں میں حصّہ لے کر دینِ متین کی خدمت میں کامیاب ہو جائیں۔

8 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ”مدنی انعامات“

پساری پساری اسلامی! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ امیر اہلسنت دَامَتْ بِرِکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ 63 مدنی انعامات نیک بننے کا بہترین نسخہ ہے۔ لہذا وقت مقرر کر کے روزانہ فکرِ مدینہ کیجئے (یعنی مدنی انعامات کے مطابق آج کہاں تک عمل ہوا) رسالے میں دیئے گئے خانے پُر کر کے ہر مدنی ماہ کی ابتدائی تاریخ کے اندر اندر اپنی ذمہ دار اسلامی بہن کو جمع کروادیکھئے مکتبہ المدینہ کی شائع کردہ کتاب "جنت کے طلب گاروں کے لئے مدنی گلستہ" کے ذریعے دیگر اسلامی بہنوں کو بھی "مدنی انعامات" پر عمل کرنے کی ترغیب دلائیے۔ ہر اسلامی بہن یہ کوشش کرے کہ وہ عطارسی اجمیری، بغدادی، سکی اور مدنی بیٹی بننے کا شرف پاسکے۔ انفرادی کوشش کرنے والے "مدنی انعام" پر عمل کرتے ہوئے ہر ماہ مدنی انعامات کے کم از کم 26 رسائل تقسیم کر کے اگلے ماہ وصول کرنے کی بھی کوشش کیجئے۔ ہدفِ فی ذیلی حلقہ: کم از کم 12 رسائل ہیں۔

آئیے! بطورِ تَرْغِیْب مدنی انعامات پر عمل کی ایک مدنی بہار سماعت فرمائیں چنانچہ

## گناہوں سے توبہ نصیب ہوگئی

باب المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن جن کی عملی زندگی کچھ ٹھیک نہ تھی بالخصوص نمازوں کی پابندی سے محرومی تھی، فیشن پرستی اور گانے باجے سننے کی نحوست چھائی تھی، ان کے پھوپھی زاد بھائی نے (جو کہ دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ تھے) انفرادی کوشش کرتے ہوئے ان کے بھائی جان کو بھی دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی نہ صرف دعوتِ دی بلکہ اپنے ساتھ لے جانا شروع کر دیا۔ بھائی جان سنتوں بھرے اجتماع سے واپسی پر اجتماع کی رُوداد سناتے جن میں سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ کا ذکرِ خیر سننے کو ملتا جس کی وجہ سے ان اسلامی بہن کو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے اپنائیت سی محسوس ہونے لگی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اسی اپنائیت کی سوچ نے انہیں پہلی

بار 1985ء کے سالانہ سنتوں بھرے اجتماع کی خصوصی نشست میں شرکت پر اُبھارا۔ چنانچہ وہ بھی اسلامی بہنوں کے ساتھ اجتماع میں شریک ہوئی جہاں انہوں نے پردے میں رہ کر سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا بیان سنا اور رقت انگیز دُعا مانگی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اسی اجتماع میں شرکت کی برکت سے انہیں گناہوں سے توبہ کرنے کی سعادت نصیب ہوئی، فکرِ آخرت ملی۔ جس پر استقامت پانے کے لیے انہوں نے مدنی انعامات پر عمل کرنا شروع کر دیا۔ مدنی انعامات کی برکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ انہیں چل مدینہ کی سعادت بھی نصیب ہو گئی۔ (اسلامی بہنوں کی نماز، ص ۲۹۰)

”اگر آپ کو بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کے ذریعے کوئی مدنی بہار یا برکت ملی ہو تو آخر میں ذمہ دار اسلامی بہن کو جمع کروادیں۔“

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰهُ عَلَی مُحَمَّدٍ

وقت ضائع کرنے والے چند امور

پساری پساری اسلامی بہنوں! ہم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ اپنی زندگی کے قیمتی لمحات فضول کاموں میں برباد کرنے کے بجائے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر دُنیا و آخرت میں کامیاب ہونے والے کام کریں۔ مگر افسوس! کثیر اسلامی بہنیں اپنا وقت ضائع کر کے اُس پر شرمندہ ہونے اور پچھتانے کے بجائے فخر محسوس کرتی ہیں۔ وہ کون کون سے فضول کام ہیں جن میں مُبْتَلَا ہو کر ہم اپنے قیمتی لمحات کو ضائع کر رہی ہیں اور پھر ہمیں ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ آئیے! ان میں سے 3 امور کے بارے میں سنتی ہیں:

(1) انٹرنیٹ (Internet)

پساری پساری اسلامی بہنو! وقت ضائع کرنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ انٹرنیٹ بھی ہے۔ یاد رکھئے! انٹرنیٹ کے دُرست استعمال سے جہاں بے شمار فائدے حاصل ہوتے ہیں، وہیں اس کے غلط اور غیر ضروری استعمال کی وجہ سے کئی نقصانات کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے، ان میں سے ایک بہت بڑا نقصان وقت کا برباد ہونا بھی ہے۔ بعض اسلامی بہنیں انٹرنیٹ، فیس بک (Facebook) اور واٹس ایپ (Whatsapp) کی ایسی عادی ہو چکی ہیں کہ ایک لمحے کیلئے بھی موبائل فون نہیں چھوڑتیں، وقفے وقفے سے اپنے سونے جاگنے، گھومنے پھرنے، کھانے پینے اور دیگر کئی معاملات اپنی سہیلیوں سے شیئر (Share) کرتی ہیں، بعض نادان تو مختلف مواقع کی تصاویر کو سوشل میڈیا پر عام کرتی ہیں اور اپنی تصاویر (Pictures) عام کرنے میں فخر محسوس کرتی ہیں۔ ہماری نوجوان نسل (New Genretion) انٹرنیٹ کے غلط استعمال میں اس قدر مشغول ہو چکی ہے کہ وہ اپنے گھنٹوں اس میں ضائع کر دیتی ہے۔ اگر کسی دن استعمال نہ کر سکیں تو عجیب سی بے چینی محسوس کی جاتی ہے اور ٹائم پاس نہیں ہوتا۔ ذرا سوچئے! کسی دن قرآن پاک کی تلاوت نہ کر سکنے پر اس قدر بے چینی اور اُداسی ہوئی؟ اشراق و چاشت یا تہجد کے نوافل ادا نہ کر سکنے پر اس قدر بے چینی ہوئی؟ اے کاش! ہمیں تلاوت قرآن کا ذوق و شوق نصیب ہو جائے، اے کاش! ہمیں کثرتِ عبادت کی توفیق نصیب ہو جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّدٍ

(2) موبائل فون

پساری پساری اسلامی بہنو! موبائل فون کا ضروری استعمال ضروریات کیلئے ہمارا مددگار ہے۔ مگر ہم نے اسے وقت ضائع کرنے کا شاید ایک آلہ سمجھ رکھا ہے، نوجوان لڑکیاں اس کا غلط اور بے جا

استعمال کرتے ہوئے سارا سارا دن ویڈیو گیمز کھیلتی اور ایسے فُضُول sms بھیجتی ہیں، جن میں عجیب و غریب مذاق و اشعار، اخلاقیات کو بگاڑنے والے اور بعض اوقات تو ایسے غیر شرعی کلمات ہوتے ہیں جن کی وجہ سے حکم کفر لازم آتا ہو گا۔ مزید یہ کہ ایسے sms پڑھ کر مَعَاذَ اللہ خوشی کا اظہار کر کے دُوسروں کو بھی بھیجتی ہیں۔ یاد رہے! اس طرح سارا دن موبائل فون کا استعمال آنکھیں کمزور ہونے، تعلیمی نقصان ہونے، غور و فکر کی صلاحیت ختم ہونے، پیسے اور زندگی کے قیمتی لمحات ضائع کرنے کا بھی سبب ہے۔ اگر ہمارے پاس موبائل فون ہے تو ہمیں اپنا پیسہ اور قیمتی وقت بچاتے ہوئے اس کا صحیح استعمال کرنا چاہیے، موبائل فون پر گانے سننے کے بجائے مکتبۃ المدینہ کے بستے سے شیخ طریقت، امیر اہلسنت، دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، مگر ان شوریٰ اور دیگر مُبَلِّغِیْنِ دَعْوَتِ اِسْلَامِی کے سُنّتوں بھرے بیانات، نعت و تلاوت، عِلْمِ دین سے مالا مال رنگ برنگے قیمتی مَدَنی پھولوں کی خوشبوؤں سے مہکتے ہوئے مَدَنی مذاکروں والے میموری کارڈز ہدیّۃ طلب کیجئے اور توجہ کے ساتھ سُنئے، جی ہاں! عِلْمِ دین کا شوق رکھنے والیوں کے لیے دعوتِ اسلامی کی مجلس آئی ٹی کی طرف سے مختلف ایپلی کیشنز (Applications) بھی منظرِ عام پر آچکی ہیں، مثلاً ”مولانا محمد الیاس قادری“، ”الحاج عبیدر ضاعطاری“، ”حاجی محمد عمران عطاری“، ”اَوْقَاتُ الصَّلٰوٰۃ (Prayer Time)“، ”القرآن الکریم“، ”روحانی علاج“، ”مَدَنی انعامات“، ”مَدَنی چینل“، ”حج و عمرہ“، ”ذہنی آزمائش (کوئز ایپلی کیشن)“، ”کَلِمَہ اینڈ دُعا“، ”تجہیز و تکفین“، ”کلامِ اعلیٰ حضرت“ اور ”مَدَنی قاعدہ“ وغیرہ۔ ان ایپلی کیشنز (Applications) کے ذریعے بھی معلومات کا ڈھیروں خزانہ ہاتھ آئے گا۔ اِنْ شَاءَ اللہ

### (3) فضولیات میں وقت برباد کرنا

پساری پساری اسلامی ہنسو! جو اسلامی بہنیں وقت کی قدر جانتی ہیں، وہ اپنا وقت ضائع کرنے

کے بجائے اپنا ہر کام وقت پر کرنے کی عادی ہوتی ہیں اور جو سستی و کاہلی اور فضولیات میں پڑنے کے سبب اپنا ہر کام تاخیر سے کرتی ہیں، انہیں شاید وقت کی قدر و قیمت معلوم نہیں۔ بعضوں کے عمل سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا ان کی زندگی کا کوئی مقصد ہی نہیں، آئے دن اپنا وقت اور پیسہ لگا کر تفریحی مقامات پر جانا، سارا سارا دن فلمیں ڈرامے دیکھنا، کانوں میں ہینڈ فرمی لگائے گانے سننے وغیرہ کاموں سے تو ایسا لگتا ہے کہ جیسے یہ اپنی زندگی کے مقصد کو ہی جھٹلا بیٹھی ہیں۔ یاد رکھئے! ہمیں یہ زندگی اس لیے نہیں دی گئی کہ ہم اس کو دنیا کی رنگینیوں اور موج مستیوں میں گزاریں بلکہ ہمیں اللہ پاک کی عبادت، اس کے احکامات پر عمل کرنے اور اس کی نافرمانی والے کاموں سے بچنے کیلئے دنیا میں بھیجا گیا ہے۔ یہ موقع بھی سانسیں باقی رہنے تک ہمیں ملا ہوا ہے۔ اللہ کریم ہمیں اپنی زندگی کے اس حقیقی مقصد کو سمجھنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّد

پساری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً یہ زندگی چند روزہ ہے، اگر ہم اس کو بے مقصد کاموں میں ضائع کرنے کے بجائے ہر کام کو اس کے وقت میں کریں گی، گناہوں سے بچتے ہوئے نیکیوں میں گزاریں گی تو ہماری دنیا بھی اچھی ہوگی اور آخرت بھی بہتر ہو جائے گی۔ ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہُمْ اَجْمَعِیْنَ وقت کے بڑے قدر دان ثابت ہوئے تو آج تک اُن کے چرچے عوام و خواص کی زبانوں پر جاری ہیں، مثلاً صحابہ کرام، اہل بیت اطہار، تابعین، تبع تابعین، رضوان اللہ علیہم اجمعین، اولیائے کاملین، محدثین، مفسرین، علمائے دین اور صوفیائے کرام رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہُمْ اَجْمَعِیْنَ وغیرہ وہ عظیم ہستیاں ہیں کہ جن کا ذکرِ خیر کرنا ہم اپنے لئے باعثِ سعادت سمجھتی ہیں اور ان کا نام آتے ہی منہ سے اچانک رَضِيَ اللہُ عَنْہُ اور رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ جاری ہو جاتا ہے، کیوں؟ اس لئے کہ وہ حضرات وقت کی قدر و اہمیت سے اچھی طرح

واقف تھے۔ آئیے! وقت کے ان قدر دانوں کے 5 ارشادات سُن کر نصیحت کے مدنی پھول چنتی ہیں،  
چُنائیے

## وقت کے قدر دانوں کے ارشادات

(1) امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ، شیر خدا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فرماتے ہیں: یہ دن تمہاری زندگی کے صفحات ہیں، ان کو اچھے اعمال سے زینت بخشو۔

(2) مشہور صحابی رسول حضرت سیدنا عبد اللہ ابن مسعود رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فرماتے ہیں: میں اپنی زندگی کے گزرے ہوئے اس دن کے مقابلے میں کسی چیز پر شرمندہ نہیں ہوتا جو دن میرا نیک اعمال میں اضافے سے خالی ہو۔

(3) کروڑوں شافعیوں کے عظیم پیشوا حضرت سیدنا امام شافعی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: میں ایک مدت تک اللہ والوں کی صحبت سے فیضیاب ہوتا رہا، ان کی صحبت سے مجھے دو (2) اہم باتیں سیکھنے کو ملیں: (1) وقت تلوار کی طرح ہے، تم اس کو (نیک اعمال کے ذریعے) کاٹو ورنہ (فضولیات میں مشغول کر کے) یہ تم کو کاٹ دے گا، (2) اپنے نفس کی حفاظت کرو، اگر تم نے اس کو اچھے کام میں مشغول نہ رکھا تو یہ تم کو کسی بُرے کام میں مشغول کر دے گا۔

(4) مشہور مفسرِ قرآن امام فخر الدین رازی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: خدا کی قسم! کھانا کھاتے وقت تحریری کام یا مطالعہ چھوٹ جانے کا مجھے بہت افسوس ہوتا ہے کیونکہ وقت نہایت ہی قیمتی دولت ہے۔  
(انمول ہیرے، ۱۶ تا ۱۸، خلاصہ)

(5) حضرت سیدنا امام ابو زکریا عیسیٰ بن شرف نُوَوِي رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کبھی بھی اپنا وقت ضائع نہ کرتے

تھے، نہ دن میں نہ رات میں حتیٰ کہ راستے میں آتے جاتے ہوئے بھی کسی کتاب کا مَطَالَعہ یا تکرار جاری رکھتے۔ اس طرح آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے کئی سال عِلْم کی طلب میں گزارے۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے اوقات کی تقسیم بندی کی ہوئی تھی۔ تمام وقت نیکی کے کاموں میں ہی خرچ ہوتا، کتابیں لکھنے، تدریس کرنے، نوافل پڑھنے، تلاوتِ قرآن کرنے، آخرت کے معاملات میں غور و فکر کرنے، نیکی کی دعوت دینے اور برائیوں سے منع کرنے کے لئے آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے اوقات مقرر تھے۔

(فیضان ریاض الصالحین، ص ۱۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلَی مُحَمَّد

وَقْتُ كِي قَدْر كَرْنِ كَا طَرِيقَه

پساری پساری اسلامی بہنو! ابھی ہم نے وقت ضائع کرنے والے کاموں اور وقت کی قدر کرنے والوں کے ارشادات سننے کی سعادت حاصل کی۔ جنہیں سن کر وقت کی قدر کرنے کا جذبہ پیدا ہوا ہوگا۔ اس جذبے کو مزید پروان چڑھانے کے لئے چند ایسے طریقے سنتی ہیں، جن پر عمل کی بدولت ہمیں وقت کا درست استعمال کرنے پر ثابت قدمی نصیب ہو سکتی ہے، چنانچہ

وقت کو درست استعمال کرنے کے 14 طریقے

(1) موبائل فون و انٹرنیٹ کے غیر ضروری استعمال سے پرہیز کیجئے۔ (2) حتیٰ الامکان لکھ کر گفتگو کی عادت ڈالئے ورنہ کم سے کم الفاظ میں گفتگو کرنے کی ترکیب بنائیے۔ (3) وقت کی قدر کا جذبہ بڑھانے کے لئے خود کو زیادہ سے زیادہ نیکی کے کاموں میں مشغول رکھئے اور پورے دن کا ایک جدول (Schedule) بنالیجئے، جس میں فضول اور وقت ضائع کرنے والے کام شامل نہ ہوں۔ (4) صبح جلدی

اُٹھ کر ہو سکے تو نماز تہجد ادا کیجئے۔ (5) گھر کی دیگر اسلامی بہنوں کو بھی جگائیے، کاش! پورا گھر ہی نماز فجر کے لئے جاگ جائے۔ (6) بعد نماز فجر قرآن کریم کی 3 آیات ترجمہ، قرآن کنز الایمان کے ساتھ ساتھ تفسیر خزاننُ العرفان، نور العرفان یا صراطُ الجنان پڑھ یا سُن کر اس کی برکتیں لوٹیں، (7) اشراق و چاشت کے نوافل بھی ادا کیجئے۔ (8) ناشتے سے فراغت کے بعد گھر کے ضروری کام مثلاً صفائی وغیرہ کر لیجئے۔ جامعۃ المدینہ وغیرہ میں علم حاصل کیجئے (9) ظہر اور عصر کی نمازیں ادا کیجئے۔ (10) نماز مغرب کے بعد اذانین کے نوافل بھی ادا کیجئے اور پھر عشاء کی نماز کے بعد مدرسۃ المدینہ بالغات میں دُرُست تلفُّظ کے ساتھ قرآن پاک سیکھئے اور دیگر ضروری معاملات کے بعد جلدی سونے کی عادت بنائیے، بلاوجہ زیادہ دیر تک جاگنے سے صبح نماز فجر کیلئے اُٹھنے میں سُستی ہوگی۔ (11) اس جدول کے علاوہ سارا دن فُضول باتوں سے بچنے کیلئے زبان کی حفاظت کیجئے، (12) فارغ لِحمت میں ذِکر و دُرد کی کثرت کیجئے، (13) فلمیں ڈرامے اور گناہوں بھرے چینلز دیکھنے کے بجائے خود بھی 100 فیصد اسلامی ”مدنی چینل“ دیکھئے اور گھر والوں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے، (14) اُمّتِ مُسَلِمَہ تک نیکی کی دعوت پہنچانے کی نیت سے ”مدنی دورہ“ میں شرکت کی سعادت مل جائے۔ اگر اس طرح ہم جدول بنا کر اس پر عمل کریں گی تو اِنْ شَاءَ اللہ ہمارا وقت فُضول کاموں میں برباد ہونے کے بجائے نیکیوں میں بسر ہوگا۔

پساری پساری اسلامی! سنو! اللہ پاک کی رحمت بن کر دنیا میں تشریف لانے والے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک وقت کی تقسیم کس طرح تھی، وقت کا دُرُست استعمال کیسے ہو؟ کم وقت میں زیادہ سے زیادہ دین کی خدمت کیسے کی جاسکتی ہے؟ عبادت و ریاضت کو اپنے جدول (Schedule) میں کیسے شامل کیا جاسکتا ہے؟ جدول کی اہمیت و فوائد کیا ہیں؟ بزرگانِ دین کی مبارک زندگیوں کا جدول کیسا ہوتا تھا، ذمہ دار اسلامی بہنیں اپنا جدول کیسے بنائیں؟ جدول بنانے میں کیا کیا نیتیں کی جاسکتی ہیں، یہ

ساری معلومات جاننے کے لیے رسالہ ”آقا صَلَّ اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَا جَدُول“ مکتبۃ المدینہ کے ہستے سے ہدیۃ طلب کیجئے، خود بھی پڑھئے اور دوسری اسلامی بہنوں کو بھی تَحْفَظَةُ پیش کیجئے۔

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّ اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

## مجلس مدنی انعامات

پساری پساری اسلامی بہنوں! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریکِ دعوتِ اسلامی کم و بیش 107 شعبہ جات میں دینِ متین کی خدمت سر انجام دے رہی ہے، انہی شعبہ جات میں سے ایک ”مجلس مدنی انعامات“ بھی ہے۔ اس مجلس کا بنیادی مقصد اسلامی بہنوں، جامعات المدینہ و مدارس المدینہ کی طالبات کو باعمل بنانا اور انہیں مدنی انعامات پر عمل کی ترغیب دلانا ہے۔ شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوِی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ارشاد فرماتے ہیں کہ کاش! دیگر فرائض و سنن کی بجا آوری کے ساتھ ساتھ تمام اسلامی بھائی اور بہنیں ان مدنی انعامات کو بھی اپنی زندگی کا دَسْتُوَدُ الْعَمَلِ بنالیں اور تمام ذمہ دار اسلامی بہنیں دعوتِ اسلامی اپنے حلقے میں ان مدنی انعامات کو عام کریں تاکہ ہر اسلامی بہن اپنی قبر و آخرت کی بہتری کیلئے ان کو اخلاص کے ساتھ اپنا کر اللہ کریم کے فضل و کرم سے جَنَّتُ الْفِرْدَوْسِ میں اپنے مدنی حبیب صَلَّ اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا پڑوسی بننے کا عظیم ترین انعام پالے۔ آئیے! ہم سب نیت کرتی ہیں کہ نہ صرف خود مدنی انعامات پر عمل کی کوشش کریں گی بلکہ دوسروں کو بھی اس پر عمل کرنے کی ترغیب دلائیں گی۔ اِنْ شَاءَ اللهُ

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّ اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

پساری پساری اسلامی بہنوں! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند

سُنْتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعَادَت حاصل کرتی ہوں۔ شہنشاہِ نُبوَّت، مُصْطَفٰی جانِ رَحْمَت، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جَنَّتِ نِشَان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جَنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔<sup>(1)</sup>

## سُرمہ لگانے کی سنّتیں اور آداب

پساری پساری اسلامی بہنو! آئیے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنّت، بانیِ دعویتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوٰی ضیائی کے رسالے ”101 مَدَنی پھول“ سے سُرمہ لگانے کی سنّتیں اور آداب سنّتی ہیں: فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہے: تمام سُرموں میں بہتر سُرمہ ”اِثْمِد“ (اِث۔ بد) ہے، یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔ (ابن ماجہ، ۱۱۵/۳، حدیث: ۳۴۹۷) ☆ پتھر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حَرَج نہیں اور سیاہ (کالا) سُرمہ یا کاجل زینت کی نیت سے مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں۔ (فتاویٰ ہندیہ، ۳۵۹/۵) ☆ سُرمہ سوتے وقت استعمال کرنا سنت ہے۔ (مرآة المناجیح، ۶/۱۸۰) ☆ سُرمہ استعمال کرنے کے تین منقول طریقوں کا خلاصہ پیش خدمت ہے: (1) کبھی دونوں آنکھوں میں تین (3) تین (3) سَلّیائیں، (2) کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین (3) اور بائیں (اُلٹی) میں دو، (3) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخر میں ایک سَلّائی کو سُرمے والی کر کے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگائیے۔ (شعب الایمان، ۲۱۸/۵-۲۱۹) ☆ اس طرح کرنے سے اِنْ شَاءَ اللهُ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔ ☆ تکریم (عزت و احترام) کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہذا پہلے سیدھی آنکھ میں

سُرمہ لگائیے پھر اُٹی آنکھ میں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّد